دوسری قسط

قرآن اور ہدایت بشری

محمد امین شہیدی

خصوصی ہدایت

ہدایت کی ایک اور صورت بھی ہے جو ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے پہلے قسم کے ہدایت سے فائدہ اٹھایاہے اور عقل و فطرت اور انبیاء کی دعوت پر لبیک کہہ کر ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کا ارادہ کیا ہے ۔ ایسے لوگوں کو اللہ کی طرف سے غیبی طور پر ہدایت ہوتی رہتی ہے جو انہیں تیز رفتاری سے اپنی حقیقی منزل تک پہنچنے میں مدد دیتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے :

"والذین اهتدوا زادهم هدی" (۱۹)

اور وہ لوگ جنہوں نے ہدایت کو قبول کر لیا وہ ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے :

"والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین" (۲۰)

اور وہ لوگ جو ہماری راہ میں جدوجہد کرتے ہیں ہم اپنی راہ کی طرف ان کی ہدایت کرتے ہیں اور خدا نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

ہدایت اور گمراہی کے حصول میں انسان کے آزادی

مندرجہ بالا گفتگو سے واضح ہوا کہ انسان اپنے راستے کے انتخاب میں آزاد ہے اور جزا و سزا کا دارومدار اس کے اختیار کردہ راستے پر ہے۔

کیونکہ دنیا اختیار اور آزادی کی جگہ ہے اور نظام الٰہی اس طرح سے بنایا گیا ہے کہ یہاں حقیقی سعادت تک رسائی اختیار اور ارادے کے بغیر ممکن نہیں۔ انسان ہی اپنی ارادے اور اختیار سے سعادت یا شقاوت، ہدایت یا ضلالت کے اسباب مہیا کرتا ہے اور انسان جس راستے کا انتخاب کرتا ہے خدا.کا منشاء بھی وہی ہوتا ہے۔

انا هديناه السبيل اما شاكرا واما كفورا" (۲۱)

یقیناً" ہم نے اسے راہ مستقیم دکھلا دی۔ (اب یہ موقوف اس پر ہے کہ) خواہ وہ شکر گزار بنے یا ناشکرا۔

اس آیت میں ہدایت سے مراد راستہ دکھانا ہے تاکہ ہر انسان اپنی آزادی اور ارادے سے صحیح یا غلط راستے کا انتخاب کرلے اور کسی ایک کے انتخاب پر وہ بالکل مجبور نہ ہو تاکہ جیسا بوئے ویسا کاٹے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

ان ليس للانسان الا ما سعى وان سعيه سوف يرى ثم يجزئه الجزاء الا وفى(۲۲)

اور یہ کہ انسان کو صرف اس کی کوشش کے مطابق ملے گا اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی (جانچی) جائے گی۔ اور پھر اس سے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

بنا بر ایں اگر انسان دنیا اور آخرت میں عزت و احترام اور سربلندی حاصل کرتا ہے تو وہ بھی اسے اپنے اختیار اور انتخاب کی وجہ سے ہے اور اگر تارک قرآن ہو کر دنیا کی ذلت اور آخرت کی خواری کا

مستحق ٹھہرتا ہے تو تب بھی اپنے ارادے اور اختیار ہی سے ایسا کرتا ہے کیونکہ :

ان اللّٰہ لا یغیرو ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم(۲۳)

خدا کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت خود نہ بدلے۔

ہدایت کا تسلسل اللہ کی طرف سے ہے

چونکہ ہر حال میں انسان پر اللہ کے فیضان کا سلسلہ جاری ہوتا ہے اور ایک لحظہ کے لیے انسان سے فیض الٰہی کا منقطع ہونا اس کی گمراہی اور ظلمت کی اتھاہ گہرائیوں میں گم ہونے کا سبب بن سکتا ہے لہٰذا آیات قرآنی میں اللہ نے ہدایت کی نسبت اپنی طرف دی ہے اور گمراہی و ضلالت کو خود انسان کی طرف۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے :

قال لئن لم یھدنی ربی لا کونن من القوم الظالمین(۲۴)

وہ بولا اگر میرا رب میری ہدایت نہ کرتا تو بے شک میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاتا

ولو لا فضل اللّٰہ علیکم ورحمتہ ما زکی منکم من احد ابدا" (۲۵)اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی (تو تم عذاب میں گرفتار ہو جاتے۔) اور بے شک اللہ شفیق و رحیم ہے۔

یہ واضح ہے کہ اللہ کی عطا کردہ ہدایت میں کسی قسم کی گمراہی اور ضلالت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

انسان پر ہدایت الٰہی کی اثرات

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے :

فمن یرد اللّٰه ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام(۲۶)

اللہ جس کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کی قبولیت کے لئے کھولتا ہے۔

شرح کسی چیز کو کھولنے، پھیلنے اور وسعت دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں "شرح صدر" علم و عرفان سیکھنے کی صلاحیت کے معنی میں آیا ہے، اپنے حقیقی معنوں ہی میں استفادہ ہوا ہے۔ یعنی انسان کے دل کی ظرفیت اور استعداد کو معارف کے قبول کے لئے وسیع کرنا بھی شرح صدر ہی ہے۔ لہٰذا اللہ اگر اسلام کے قبول کرنے کے لئے کسی کا دل وسیع کر دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے صحیح عقائد اور صالح عمل انجام دینے کی ہدایت دیتا ہے اور یہ اس کی بصیرت اور قلبی نورانیت ہی کی وجہ سے ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن جس کا دل تاریک ہو، حق و باطل اور حقیقت و خرافات میں تمیز نہیں کر سکتا۔

قرآن کریم اس سلسلے میں یوں گویا ہے:

افمن شرح اللّٰہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللّٰہ(۲۷)

اور کیا وہ شخص کہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام (اطاعت کلی) کے لئے کھول دیا ہے۔ اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے (اس کی مانند ہو سکتا ہے کہ جو شکی القلب ہے؟) پس بدبختی ہے ان سنگدلوں کی جو ذکر خدا سے متاثر نہیں ہوتے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "شرح صدر" کی عطا سے ہونے والی ہدایت کا نتیجہ دل کی نرمی اور لطافت ہے۔ اور اس طرح قلب میں ذکر و یاد خدا کے قبول کرنے کے صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

سورہ زمر میں یوں ارشاد ہوتا ہے۔

اللّٰہ نزل احسن الحدیث کتاباً متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم و قلوبھم الی ذکر اللّٰہ ذالک ھدی اللّٰہ یھدی بہ من یشاء ومن یضلل اللّٰہ فما لہ من ھاد(۲۸)

اللہ نے بہترین بات نازل فرمائی ۔ ایک کتاب ملتی جلتی و دوہرائی ہوئی اس سے اپنے رب سے ڈرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے اجسام اور ان کے قلوب اللہ کی یاد کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یہی تو اللہ کی ہدایت ہے اور جس کی چاہتا ہے اس کے ذریعے ہدایت فرماتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کر دے پھر اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

ذکر خدا کو قبول کرنے کے لئے دل کی نرمی کا تذکرہ کر کے یہ بتایا جا رہا ہے کہ ہدایت دل کا نرم ہو جانا ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے یہ نعمت دیتا ہے ۔ ان دو آیات سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ جب اللہ کسی کی ہدایت چاہتا ہے تو اس کا سینہ کھول دیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اس کا دل ہر قسم کے صحیح عقیدے کی پذیرش اور نیک عمل کی انجام دہی کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور انہیں نرمی سے قبول کر لیتا ہے۔ یہ حالت خود ایک باطنی نور ہے جس کی شعاعوں میں انسان صحیح اعتقاد اور درست عمل کی شناخت کر پاتا ہے اور قرآن کی نورانی تعلیمات سے اپنے باطن کو نورانی کرتا ہے۔

قرآن کی نورانیت سے استفادہ

قرآن اللہ تعالیٰ کی وہ خاص رسی "**حبل اللّٰہ المتین**" ہے جس کا ایک سرا اللہ اور دوسرا سرا انسان کے ہاتھوں میں ہے۔ قرآن کے باطن اور روح تک رسائی اس کے ظواہر کے حفاظت اور اس پر عمل کے بغیر ممکن نہیں۔ جس طرح صاحبان کمال انسانوں کے روحانی کمالات کا اظہار مادی جسم ہی کے ذریعے

سے ہوتا ہے ۔ قرآن کے عمیق اور بلند مفاہیم کا اظہار بھی اس کے الفاظ اور ترکیبات میں ہوتا ہے۔ اس لئے عام آدمی اپنی علمی استطاعت خدا سے رابطہ اور عمیق نظر کی مناسبت ہی سے اس ہدایت الٰہی سے استفادہ کرتا ہے' خواص و اہل علم افراد اس میں موجود اشارات سے فیض حاصل کرتے ہیں' اولیا کرام اس کے لطیف اور دقیق نکات سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور انبیاء اس کے حقائق سے سرشار اور مستفید ہوتے ہیں۔ جیسا کہ بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے

ایک سوال ؟

یہاں تک کی گفتگو سے یہ بات واضح ہوئی کہ قرآن کتاب ہدایت ہے اور ہدایت کے حصول میں انسان آزاد ہے۔ اگر وہ سعادت مند زندگی گزارنا چاہتا ہے تو اسے اختیار کرنا چاہیے اور اسی کی توفیقات کا طالب ہونا چاہیے۔ ایک گمراہ اور گناہگار فرد کے لئے اس حقیقت کی اہمیت واضح ہے کہ اسے اللہ سے ہدایت طلب کرتے رہنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی شخص پہلے سے ہدایت یافتہ ہو اور اب بھی ہدایت کے راستے پر گامزن ہو تو اسے روز و شب میں کم از کم دس بار نماز خدا سے ہدایت مانگنے کے ضرورت کیا ہے ؟ کیا یہ دعا تحصیل حاصل نہیں ؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں کی طرف سے سوال اور دعا کا مقصد ہدایت میں زیادتی ہے یعنی وہ اس آیت کے ذریعے اپنی ہدایت میں مزید اضافے کی دعا مانگتے ہیں جیسا کہ قرآن کا ارشاد ہے :

و یزید اللّٰہ الذین اھتدوا ھدی(۲۹)

اور جو ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کے لئے ہدایت کو اور زیادہ کر دیتا ہے۔

بعض مفسرین کے بقول اس سے مراد ہدایت الٰہی میں ثابت قدمی کا طلب کرنا ہے۔ تفسیر کشاف اور تفسیر جوامع الجامع میں حضرت علی سے منقول ہے کہ فرمایا :

اھدنا :ثبتنا(۳۰)

یعنی ہمیں سیدھے راستے پر پائیدار اور ثابت قدم رکھ ۔

بعض بزرگوں نے اس کا جواب یوں بھی دیا ہے کہ :

خدایا آئندہ بھی اسی طرح سے ہدایت فرما جس طرح ماضی میں ہدایت کرتا رہا ہے۔

یہ بات غور طلب ہے کہ ہدایت اللہ کا فیضان ہے جس کے منقطع ہونے کا ہر آن احتمال ہے اور اس فیضان الٰہی کا جاری رہنا اللہ کے ارادے سے وابستہ ہے اس کی مثال اس بلب کی ہے جو جل رہا ہے اور کمرہ اس سے روشن ہے لیکن یہ امکان بہر حال موجود رہتا ہے کہ بجلی گھر سے کسی وقت بھی بجلی بند ہو جائے اور تاروں میں کرنٹ ختم ہو جائے اس صورت میں بلب بجھ جائے گا اور کمرے میں تاریکی ہو جائے گی۔ لہٰذا اللہ سے ہر آن اور ہر لمحے ہدایت طلب کرتے رہنا چاہیے تاکہ انسان کسی بھی لمحے ہدایت کا فیض بند ہونے کہ وجہ سے گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے سے محفوظ رہے۔

یسئالہ من فی السموات والارض کل یوم ھو فی شان (۳۱)

جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اسی سے سوال کرتا ہے وہ ہر روز ایک نت نئی شان میں ہے ۔

ایک اور سوال ؟

بعض لوگوں کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ خدا ان کی ہدایت نہ کرے گا بلکہ وہ ظلمت کے گہرائیوں میں رہیں گے۔ ایک گروہ کے متعلق ارشاد ہوتا ہے :

فبھت الذی کفر واللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین(۳۲)

پس وہ جس نے انکار کیا تھا' مبہوت رہ گیا' اور اللہ ظالم لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا۔

ایک اور جگہ دوسرے گروہ کے بارے میں قرآن یوں گویا ہے :

لا یقدرون علی شیئا مما کسبوا واللّٰہ لا یھدی القوم الکافرین(۳۳)

وہ کسی چیز پر بھی جو انہوں نے کمائی قادر نہیں ہیں' اور اللہ منکر لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا۔

ایک گروہ کے متعلق کہتا ہے:

واتقوا اللّٰہ واسمعوا واللّٰہ لا یھدی القوم الفاسقین(۳۴)

اور اللہ سے ڈرو' اور نصیحت کو سنو' اور اللہ فاسق لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا۔

ایک اور جگہ یوں ارشاد ہے:

ان اللّٰہ لا یھدی کید الخائنین(۳۵)

اور بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کے چال کو چلنے نہیں دیتا۔

ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کی طرف سے ہدایت خائنوں' فاسقوں' کافروں اور ظالموں کو شامل نہ ہوگی جبکہ ہدایت کی ضرورت تو انہیں ہے اور خدا کی ہدایت اتنی وسیع ہے کہ ان کی بھی ہدایت ہونی چاہیے۔ ایسا کیوں؟

اس سوال کے سلسلے میں عرض ہے کہ بعض بزرگوں کے مطابق ان آیات میں **لا یھدی** سے پہلے کے حصوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کافروں کی کفر میں ہدایت نہیں کرے گا۔یعنی ان کا کفران کو نجات نہ دے سکے گا۔ کیونکہ ظلم' کفر' فسق اور خیانت وہے امور ہیں جو حق کے خلاف ہیں اور ان میں ہدایت نہیں ہے بلکہ ضلالت اور گمراہی پنہاں ہے۔ مثلاً" پہلی آیت میں آیا ہے کہ کافر مبھوت اور مغلوب ہوگیا۔ اس لئے کہ وہ ظلم کیا کرتا تھا جبکہ حضرت ابراہیمؑ عدل و انصاف کی تعلیم سیکھاتے تھے اور ظلم میں "ہدایت" نہیں ہوسکتی۔ ظلم گمراہی ہے اور خدا نے گمراہی میں ہدایت نہیں رکھی۔

دوسری آیت میں پیغام ہے کہ لوگ متقی اور پرہیزگار ہو جائیں اور حق سنیں کیونکہ انہی چیزوں میں ہدایت ہے۔ لیکن فسق و فجور میں کسی طرح کی ہدایت نہیں پائی جاتی۔ اور خدا فسق میں فاسقین کی ہدایت نہیں کرتا کیونکہ فسق گمراہی و ضلالت ہے نہ کہ ہدایت ۔ (۳۶)

لیکن بعض اصحاب تفسیر کہتے ہیں کہ اس طرح کی آیات کا مفہوم یہ ہے کہ چونکہ ظالم، فاسق، کافر اور خائن قسم کے لوگوں نے اللہ کی عمومی ہدایت سے استفادہ نہیں کیا اور خود اپنے آپ کو فیوضات الٰہی سے محروم کر دیا۔ لہٰذا اللہ نے بھی ان سے اپنے خصوصی عنایات اور ہدایات کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ اور اب ان کی ہدایت نہیں کرتا اور انہیں سعادت کے وسائل سے محروم کر دیتا ہے اور ہدایت الٰہی سے اس طرح محرومی اور اپنے برے اعمال میں مزید آگے بڑھ جانے کا ذمہ دار خود ہے نہ کہ اللہ (۳۷)

لہٰذا اگر وہ اللہ کی عمومی ہدایت سے استفادہ کریں تو ان پر خصوصی ہدایت کے دروازے بھی کھل جائیں گی اور وہ اللہ کی خصوصی عنایات کا مستحق بنیں گے ۔ لیکن اس کے لئے انہیں قرآن کا دامن تھامنا ہوگا۔ کیونکہ رسول خدا کا فرمان ہے کہ :

من استضاء به نوره الله

ومن عقد به اموره عصمه الله

ومن تمسک به انقذه الله

ومن لم یفارق احکامه رفعه الله

ومن استشفی به شفاه الله

ومن آثره علی ما سواه هداه الله

ومن طلب الهدی فی غیره اضله الله

وفی جعله شعاره و دثاره اسعده الله

ومن جعله امامه الذی یقتدی به

ومعولہ الذی ینتھی الیہ آواہ اللّٰہ
الی جنات النعیم والعیش السلیم-(۳۸)

ترجمہ : جو شخص قرآن کے ذریعے ہدایت چاہے خدا اس کے دل کو منور فرماتا ہے جو شخص اپنے تمام معاملات قرآن سے وابستہ رکھتا ہے۔ خدا بھی اسے محفوظ رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن کو سہارا لیتا ہے' خدا اسے نجات دیتا ہے۔ جو شخص احکام خدا سے دورے اختیار نہیں کرتا' خدا اس کا مقام بلند فرماتا ہے جو شخص قرآن سے شفاء چاہے خدا اسے شفاء دیتا ہے جو شخص قرآن کو غیر قرآن پر ترجیح دیتا ہے' خدا اس کی ہدایت فرماتا ہے۔ جو شخص غیر قرآن کا طالب ہو' خدا اسے راہ راست پر نہیں لاتا۔ جو شخص قرآن کو اپنا شعار بنالے' خدا اسے سعادت مند کر دیتا ہے۔ جو شخص قرآن کو ایسا راہنما بنالے جس کی پیروی کی جاتی ہے اور اسے اپنی پناہ گاہ بنالے خدا اسے بہشت میں پناہ دے گا اور اسے آسودہ زندگی نصیب کرے گا۔

☆☆ ☆☆ ☆☆ ☆

حواشی

(۱) سورہ آل عمران' آیت --۱۶۴

(۲) سورہ محمدؐ' آیت --۷

(۳) الکافی' کلینی' ج-۲' ص-۲۳۸' انتشارات اسلامیہ تہران

(۴) سورہ بنی اسرائیل' آیت --۹

(۵) قاموس قرآن' علی قرشی' ج-۷' ص- ۱۴۵' انتشارات اسلامیہ تہران

(۶) مفردات راغب' راغب اصفہانی' ج-۲ -ص -۱۱۵۳' طبع لاہور

(۷) سورہ یونس' آیت --۱۰۸

(۸) تفسیر المیزان، علامہ طباطبائی، ج-۱ ص- ۵۶، انتشارات اسلامی قم

(۹) سورہ انعام، آیت --۱۲۵

(۱۰) سورہ طہٰ، آیت --۵۰

(۱۱) نہج البلاغہ، سید رضی، خطبہ اول

(۱۲) سورہ نساء، آیت --۱۶۵

(۱۳) سورہ دھر، آیت --۳

(۱۴) سورہ الاسراء، آیت --۹

(۱۵) الکافی، کلینی، ج-۲، ص-۴۳۹، انتشارات کتب خانہ اسلامیہ تہران

(۱۶) سورہ الانسان، آیت --۳

(۱۷) سورہ فصلت، آیت --۱۷

(۱۸) سورہ یونس، آیت --۱۰۸

(۱۹) سورہ محمد، آیت--۱۷

(۲۰) سورہ عنکبوت، آیت--۶۹

(۲۱) سورہ دھر، آیت --۳

(۲۲) سورہ نجم، آیت--۳۹--۴۱

(۲۳) سورہ رعد، آیت--۱۱

(۲۴) سورہ انعام، آیت--۷۷

(۲۵) سورہ نور، آیت--۲۱

(۲۶) سورہ انعام، آیت--۱۲۵

(۲۷) سورہ زمر، آیت--۲۲

(۲۸) سورہ زمر آیت --۲۸

(۲۹) سورہ مریم' آیت --۷۶

(۳۰) تفسیر الکشاف' ج-۱' تفسیر جوامع الجامع' ج-۱' تفسیر سورہ حمد

(۳۱) سورہ رحمن' آیت --۲۹

(۳۲) سورہ بقر' آیت --۲۵۸

(۳۳) سورہ البقرہ' آیت --۲۶۴

(۳۴) سورہ مائدہ' آیت --۱۰۸

(۳۵) سورہ یوسف' آیت --۵۲

(۳۶) قاموس قرآن' علی قرشی' ج-۷-ص۱۴۹' دار الکتب اسلامیہ تہران

(۳۷) منشور جاوید' جعفر سبحانی' ج-۳-ص۱۵۸' مصباح القرآن لاہور

(۳۸) تفسیر الامام العسکری و بحار الانوار' ج-۹۲' ص۳۱

--☆ ☆ ☆